احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 17 دسمبر 2014ء

روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 17 دسمبر 2014ء 24 صفر 1436 ہجری 17 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 285

خدا کا ہو کر

کیوں غلامی کروں شیطاں کی خدا کا ہو کر
اپنے ہاتھوں سے برا کیوں بنوں اچھا ہو کر
مدعا تو ہے وہی جو رہے پورا ہو کر
التجا ہے وہی جو لوٹے پذیرا ہو کر
درد سے ذکر ہوا پیدا ہوا ذکر سے جذب
میری بیماری لگی مجھ کو مسیحا ہو کر

(کلام محمود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’احادیث میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عمریں لمبی ہو جائیں گی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ موت کا دروازہ بالکل بند ہو جائے گا اور کوئی شخص نہیں مرے گا۔ بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ مالی، جانی نصرت میں اس کے مخلص احباب ہوں گے اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہوں گے۔ اُن کی عمریں دراز کر دی جائیں گی۔ اس واسطے کہ وہ لوگ نفع رساں وجود ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ واما ما ینفع الناس ...... (الرعد:18) یہ امر قانونِ قدرت کے موافق ہے کہ عمریں دراز کر دی جائیں گی۔‘‘
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 385)

جو لوگ دین کے لیے سچا جوش رکھتے ہیں۔ اُن کی عمر بڑھائی جاوے گی اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جاویں گی۔ اس کے معنی یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں بڑھائی جاویں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڈھے بیل کی مانند ہیں کہ مالک جب چاہے اُسے ذبح کر ڈالے اور جو سچے دل سے خادم ہے۔ وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردّد ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا وَاَمَّا ما یَنفَعُ النّاسَ (الرعد:18)
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 283)

’’یہ سچی بات ہے کہ اگر انسان توبۃ النصوح کر کے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے اور لوگوں کو نفع پہنچاوے تو عمر بڑھتی ہے اعلاء کلمہ (حق) کرتا رہے اور اس بات کی آرزو رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پھیلے۔ اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان مولوی ہو یا بہت بڑے علم کی ضرورت ہے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے یہ ایک اصل ہے جو انسان کو نافع الناس بناتی ہے اور نافع الناس ہونا درازی عمر کا اصل گُر ہے۔

فرمایا تیس سال کے قریب گزرے کہ مَیں ایک بار سخت بیمار ہوا اور اس وقت مجھے الہام ہوا اما ما ینفع ...... ۔ اس وقت مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھ سے خلق خدا کو کیا کیا فوائد پہنچنے والے ہیں لیکن اب ظاہر ہوا کہ ان فوائد اور منافع سے کیا مراد تھی۔ غرض جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی (-) کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے...... انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لیے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے لیکن یہ جب اشرف المخلوقات ہو کر نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لقد خلقنا الانسان ..... (التّین:6,5) میں گرایا جاتا ہے پس یہ سچی بات ہے کہ اگر انسان میں یہ نہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کے اوامر کی اطاعت کرے اور مخلوق کو نفع پہنچاوے تو وہ جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے اور بدترین مخلوق ہے‘‘۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 395)

خالص مجاہدہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
’’دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔‘‘
(ملفوظات جلد اول صفحہ 339)
(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆............☆............☆

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔
(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

☆............☆............☆

اداریہ

آج سے 76 سال قبل کا جلسہ سالانہ 1938ء

جلسہ کے بعد انتظامات کا جائزہ اور حضرت مصلح موعود کی ہدایات

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کے سالانہ پروگراموں میں نہایت اہم حیثیت رکھتا ہے۔ مرکزی جلسہ سے پہلے خلیفۂ وقت خود انتظامات کا معائنہ فرماتے ہیں اور جلسہ کے بعد بھی جائزہ لیا جاتا ہے اور لال کتاب تشکیل دی جاتی ہے۔

جلسہ کی برکات کے حوالہ سے سیدنا حضرت مصلح موعود اپنے کشوف کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

جلسہ کے اوقات میں مجھے نظر آیا کہ جیسے آسمان پر سے فرشتے اتر رہے ہیں اور نور نازل کر رہے ہیں اور کئی دفعہ میں نے تیز روشنیاں آسمان سے اترتی ہوئی دیکھیں۔

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1953ء۔ انوار العلوم جلد 24 صفحہ 115)

آج کی نشست میں جلسہ سالانہ قادیان 1938ء کے بعد ہونے والی ایک تقریب کا ذکر مقصود ہے۔ جس میں جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور حضرت مصلح موعود نے ہدایات جاری فرمائیں۔

یہ واقعہ 3 جنوری 1939ء کا ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں 10 بجے کارکنان جلسہ سالانہ اکٹھے ہوئے۔ اس رپورٹ سے آپ کو جلسہ سالانہ کی تدریجی ترقی کا علم بھی ہوگا اور آج کے وسیع انتظامات پر خدا کا شکر بھی ادا کرنے کا موقع ملے گا۔ الفضل رقمطراز ہے۔

جلسہ کا انتظام چار مختلف نظامتوں میں تقسیم تھا۔ (1) یعنی نظامت اندرون قصبہ جس کے ناظم ماسٹر محمد طفیل خان صاحب ٹیچر مدرسہ احمدیہ تھے۔ (2) نظامت دارالعلوم جس کے ناظم نواب محمد عبداللہ خان صاحب تھے۔ (3) نظامت دارالفضل و دارالبرکات جس کے ناظم ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی تھے اور (4) نظامت سپلائی جس کے ناظم قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد ہر ناظم کی طرف سے ان کے صیغہ کی مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی اور سب سے آخر میں جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب قائمقام ناظر ضیافت و افسر جلسہ سالانہ نے اپنی رپورٹ پڑھی۔

آخر میں حضرت مصلح موعود بنصرہ العزیز نے باوجود علالت مفصل تقریر فرمائی جس میں تمام رپورٹوں پر جامع تبصرہ فرماتے ہوئے بعض امور کی اصلاح اور کوتاہیوں کو دور کرنے کے لئے تجاویز بیان فرمائیں۔

سب سے پہلے نظم خوانی کے سلسلہ میں حضور نے نوجوانوں مدرسین اور مدارس کے افسران کو توجہ دلائی کہ **وہ بچوں کی آوازیں بلند کرانے کے لئے مشق اور مقابلے کراتے رہیں**۔ کیونکہ جن لوگوں کی ظاہری آواز بلند ہو۔ ان کی معنوی آواز بھی بلند ہو جایا کرتی ہے۔ نظامت دارالفضل کی طرف سے یہ شکایت پیش کی گئی تھی کہ ان کے ایک کارکن کو عین وقت پر دوسرے کام کے لئے تبدیل کر دیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ جو محکمے ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان کے لئے کارکنوں کا تقرر بہت عرصہ قبل کر دینا چاہئے۔ جلسہ کے موقعہ پر چونکہ چوبیس گھنٹہ روٹی پکتی رہتی ہے۔ اس لئے بعض لوگ اسے باسی سمجھنے لگتے ہیں۔ اس دفعہ بھی یہ شکایت ہوئی۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ **روٹی کو تازہ رکھنے کے لئے کوئی انتظام کیا جائے** اور اس بارے میں حضور نے ایک تجویز بھی بیان فرمائی۔ جس کا تجربہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔

کھانا تقسیم کرنے کے وقت ایک ایک کھڑکی سالن اور روٹی کے لئے ہونے کی وجہ سے کھانا لینے میں جو دقت ہوتی ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے حضور نے فرمایا۔ میں نے تو قریباً دس سال قبل سے یہ ہدایت کی ہوئی ہے کہ کھڑکیاں ایک سے زیادہ ہونی چاہئیں۔ یہ وسوسہ کہ کوئی شخص اس طرح دو مرتبہ روٹی لے سکتا ہے صحیح نہیں۔ کیونکہ جب تقسیم پرچی سے ہوتی ہے۔ تو اس کا کوئی احتمال نہیں۔

کارکنوں کی کمی کے ضمن میں فرمایا کہ پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ ہمیں کتنے آدمی درکار ہیں اور پھر احباب میں تحریک کرنی چاہئے اور اگر یہاں سے کافی آدمی مل نہ سکیں۔ تو باہر سے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ **نیز ہمارے ہر سال کے کام کی ایک بک چھپ جانی چاہئے۔ جو آئندہ سال کے انتظامات میں بہت مدد ہو سکتی ہے۔** اسی طرح حضور نے فرمایا کہ جلسہ کے موقعہ پر 25-30 نوجوان سائیکلسٹوں کی فورس ہونی چاہئے۔ جو حسب ضرورت فوراً مختلف مکانوں میں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کی فہرستیں بنا کر آئیں۔ اسی طرح ستمبر یا اکتوبر میں قادیان کی خانہ شماری کر کے اندازہ لگانا چاہئے کہ کس محلّہ میں کتنے مکان ہیں اور پھر جلسہ کے لئے مکانات حاصل کرنے چاہئیں۔ اس طرح یہ بھی معلوم ہوتا رہے گا کہ کس قدر آبادی بڑھ رہی ہے۔

گمشدہ اشیاء کی دستیابی کے متعلق خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ امر موجب مسرت ہے کہ جماعت کی دیانت کا معیار بہت بلند ہے۔ جلسہ میں گم ہونے والی اشیاء عموماً دستیاب ہو جاتی ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اسے بہرحال قائم رکھیں بلکہ اور بلند کریں۔ حتیٰ کہ کوئی ایک چیز بھی گمشدہ ایسی نہ ہو جو نہ مل سکے۔ جو مربی باہر جائیں۔ وہ لوگوں کو تاکید کرتے رہیں کہ نہ صرف اس معیار کو قائم رکھیں بلکہ اسے ترقی دیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ریلوے والے یہ تو اعتراف کرتے ہیں کہ احمدی بلا ٹکٹ سفر نہیں کرتے۔ لیکن یہ شکایت ہے کہ بعض دوست ٹکٹیں دیتے نہیں۔ اس سے ریلوے کے نزدیک مہمانوں کی تعداد کم خیال کی جاتی ہے۔ دوستوں کو چاہئے کہ ضرور ٹکٹ دے کر سٹیشن سے باہر آیا کریں۔ اس دفعہ دیگوں کی کمی کی شکایت رہی۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ بیس دیگوں کی تو پہلے سے گنجائش نظارت نے رکھی ہوئی ہے۔ مگر بجائے بیس کے پچاس کا انتظام کیا جائے اور ایک دیگ اپنی طرف سے دینے کا اعلان فرمایا۔ تنوروں کے متعلق حضور نے اس تجویز کو پسند فرمایا کہ وہ جلسہ سے پندرہ بیس روز پہلے لگا دیئے جایا کریں تا انہیں اچھی طرح دیکھ بھال لیا جائے اور بعض اوقات روٹی کے ساتھ مٹی آنے کی جو شکایت ہوتی ہے وہ دور ہو سکے۔

جلسہ کے ایام میں بیت مبارک میں بہت سے احباب نماز تہجد پڑھتے ہیں۔ اس کے ناکافی ہونے کے ذکر پر حضور نے فرمایا۔ ارادہ ہے کہ اسے بھی جلد وسیع کیا جائے۔ اس کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ میں نے تجویز کی ہے کہ ہر احمدی مرد و عورت سے ایک آنہ فی کس اور ہر احمدی بچہ سے خواہ وہ شیر خوار ہی کیوں نہ ہو ایک پیسہ فی کس چندہ لیا جائے اور اس میں اس قدر پابندی کی جائے۔ کہ محلّہ کے نادار لوگوں کی طرف سے بھی اہل محلّہ یہ چندہ دیں۔ بچے جو کماتے نہیں اگرچہ بالغ ہوں ان سے بھی ایک پیسہ ہی لیا جائے اور جو شخص زیادہ دینا چاہے وہ دس روپیہ تک دے سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس طرح ایک کافی رقم بیوت کی توسیع کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔ اس تجویز پر پہلے قادیان میں عمل کیا جائے گا اور پھر باہر تحریک کی جائے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر غیر احمدی مہمانوں کے لئے دعوت الی اللہ کا انتظام زیادہ وسیع کرنے کی طرف بھی حضور نے توجہ دلائی اور فرمایا کہ چھوٹے چھوٹے اشتہارات شائع کر دیئے جانے چاہئیں۔ جن میں یہ اطلاع ہو کہ حسب ضرورت فلاں جگہ سے مربی طلب کر لئے جائیں۔ اس کے بعد حضور نے تمام احباب سمیت جو بہت بڑی تعداد میں وہاں جمع تھے۔ دعا فرمائی اور سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

(الفضل 5 جنوری 1939ء صفحہ 2)

☆..................☆..................☆..................☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

فیوض مصطفویؐ اور اطاعت محمدیؐ کی برکات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تحریرات

آپ صفت رحمان کے مظہر اور خاتم کمالات انسانی ہیں۔ آپ نے کلمۂ شہادت کی تکمیل کی۔ اللہ کی کامل اطاعت کا نمونہ ہیں

آنحضرت ﷺ رحمانیت کے مظہر

محمد رسول اللہ ﷺ اسی (خدا تعالیٰ) کے فضل اور رحم کا ایک عظیم الشان نمونہ تھا۔ آپؐ کی بعثت اللہ تعالیٰ کی رحمانی صفت کے انتہائی تقاضے کا نتیجہ تھی۔ اسی نے فرمایا وما ارسلنٰک...... (انبیاء:108) محمد وہی ہوتا ہے جس کی تعریف کی جاتی ہے۔ آپؐ کے نام ہی میں رحمانیت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تعریف اسی کی کی جاتی ہے جو بلامزدوری کام آئے اور شفقت فرمائے۔ اگر مزدوری بھی لے تو تعریف کیسی؟ بے وجہ عنایت فرما کی ہی تعریف ہوتی ہے اور بے مانگے دینے والا رحمٰن ہوتا ہے۔ پس محمد ﷺ رحمٰن کا مظہر ہوئے۔ اس قسم کے رحیم و کریم عنایت فرما کے احکام کی خلاف ورزی ایک شریر النفس اور ناپاک فطرت انسان کا کام ہے۔ کیونکہ فطرتی طور پر بمصداق جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیھا محسن کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور محبت کا شدید تقاضا اس کی اتباع ہے۔ اس لئے فرمایا گیا:

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ......

(آل عمران:32)

جو چاہتا ہے کہ وہ مولیٰ کریم کا محبوب ہو۔ اس کو لازم ہے کہ وہ محمد ﷺ کی اتباع کرے اور سچی اتباع کامل محبت سے پیدا ہوتی ہے اور محبت محسن کے احسانوں کی یاد سے بڑھتی ہے......

پھر آنحضرت ﷺ اس پہلو سے بھی رحمانیت کے مظہر تھے کہ آپؐ قرآن جیسی رحمت شفا، نور، امام کتاب لے کر آئے اور قرآن کا نزول رحمانی صفت ہی کا اقتضاء تھا۔ جیسے فرمایا الرحمٰن علم القرآن۔ قرآن کا نزول چونکہ اس صفت کے نیچے تھا۔ آپؐ جب معلم القرآن ہوئے تو اسی صفت کے مظہر بن کر باوجود اس کے کہ ان سے دکھ اٹھائے۔ مگر دعا توجہ، عقد ہمت اور تدبیر کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ آخر آپؐ کامیاب ہوگئے۔ پھر جن لوگوں نے آپؐ کی سچی اور کامل اتباع کی ان کو اعلیٰ درجہ کی جزا ملی اور ان کی تعریف ہوئی۔ اس پہلو سے آپؐ کا نام احمد ٹھہرا۔ کیونکہ دوسرے کی تعریف جب کرتا ہے جب فائدہ دیتا ہے۔ چونکہ آپؐ نے عظیم الشان فائدہ دنیا کو پہنچایا، اس لئے آپ کی تعریف بھی اسی قدر ہوئی......

غرض خدا میں جو رحمٰن و رحیم کی صفات تھیں، محمدؐ و احمدؐ میں وہ جلوہ گر ہوئیں۔ اس لئے وہ اپنے سچے غلاموں میں دونوں باتیں پیدا کر دیتا ہے اور یہ دیکھا گیا ہے کہ جس قدر مصلحان اسلام میں ہوئے ہیں وہ یا اسم محمدؐ کے نیچے تھے یا اسم احمدؐ کے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 112,111)

خیر کثیر کا عطا ہونا

خیر کثیر میں وہ عطا الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے آنحضرت ﷺ کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کر دیا۔ یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ سوائے اس کے جس کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرت میں نہیں ہے۔

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اپنی خاص نصرت اور ہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا۔

پھر خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی۔

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطا الٰہی ہے کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آنحضرت ﷺ کے حکم اور آپؐ کے اتباع سے حاصل کیا اور نیکی کی راہ دکھانے والا بھی نیکی کرنے والے کی مانند ہے۔ پس ہر ایک عمل خیر میں آنحضرتؐ کے واسطے اجر ہے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 490)

آپ ﷺ کا درجہ ہر آن بڑھتا ہے

ہمارے رسولؐ اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی ﷺ کا ہر آن کس قدر درجہ بڑھتا ہے کہ آپؐ کی امت میں سے کوئی آپؐ کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر میں کچھ کمی نہیں واقع ہوتی اور یہ اس واسطے ہے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرتؐ ہی ہوئے۔

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو۔ تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کرے گا اور اس کی اتباع میں اور اس کی پیروی میں کوشش کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو اور جن باتوں سے وہ منع کرے۔ ان سے اجتناب کرو اور اعمال صالحہ کثرت سے بجالاؤ تا کہ تمہارے اجر کے برابر آنحضرت ﷺ کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ کہ آنحضرت ﷺ تمہاری شفاعت کریں۔ بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 491)

تمام فضائل انسانی کے خاتم

حضرت نبی کریمؐ تمام فضائل انسانی کے خاتم ہیں۔ زمانہ کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں کہ آپؐ کی نبوت کا دامن قیامت تک پھیلا ہے۔ دنیا میں مذاہب کے تین حصے ہیں۔ عبرانیوں کا مذہب، ایرانیوں کا مذہب، تیسرا مشرک، جن کے پاس کوئی کتاب نہیں ...... نبی کریمؐ اور ان کے پیرووں کے ہاتھوں میں تینوں کے صدر مقام فتح ہوئے۔ مکہ معظّمہ پر کسی نے فتح نہ پائی تھی۔ حتیٰ کہ سکندر ایسا فاتح بھی محروم رہا۔ میرا مذہب ہے کہ آپؐ خاتم کمالات انسانی ہیں...... الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ:4) دنیا میں تمام مذاہب کی کتابیں ہیں کسی میں دعویٰ کے ساتھ دلیل نہیں۔ پس خاتم الکتب بھی انہی کی کتاب ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 29 جولائی 1909ء)

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 40)

عرب وعجم کی تاریخ پر نظر کرو۔ نہیں دنیا کی تاریخ کے ورق الٹ ڈالو اور دیکھو کہ جس زمانہ میں نبی کریم ﷺ نے دنیا پر جلوہ گری کی۔ کیا اس سے بہتر کوئی اور وجود اس قابل تھا کہ وہ دنیا کا معلم ہو کر آتا؟ ہر گز نہیں۔ لوگوں کو سچے علوم ملتے ہیں اور بابرکت اساتذہ کا اثر بھی ہوتا ہے لیکن یہ بات کہ حق سبحانہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو اور اس کے مقرب ہونے کے لئے اقرب راہ مل جاوے۔ یہ نبی کریم ﷺ سے پہلے کامل طور پر دنیا میں نہیں ہوا۔ زمانہ کے امراض پر پوری نظر کر کے مریضوں کی حالت کی کامل تشخیص کس نے کی تھی؟ کسی کا نام تو لو جب معالج ہی نہ تھا تو شفاء کا تو ذکر ہی کیا۔

مگر ہمارے نبی کریم ﷺ شفاء کامل کا نسخہ لے کر آئے اور مریضوں پر اس کا استعمال کر کے ان کو تندرست بنا کر دکھا دیا کہ یہ دعویٰ کہ وننزل من القرآن ماھو شفآءٌ (بنی اسرائیل:83) بالکل سچا دعویٰ ہے۔ (حقائق الفرقان جلد دوم ص 492)

ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ تمام نبوتیں آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئیں بلکہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور بصیرت اور شرح صدر کے ساتھ کہ آنحضرت ﷺ نہ صرف تمام نبوتوں کے جامع اور خاتم تھے بلکہ میں کہتا ہوں کہ آپ خاتم النبیّین، خاتم الرسل اور خاتم کمالات انسانی تھے۔

(خطابات نور ص 442)

مقام محمد ﷺ

فرمایا ومارمیت......(الانفال:18) تو نے نہیں پھینکا جبکہ تو نے پھینکا تھا مگر وہ اللہ ہی نے پھینکا تھا پھر کہا ان الذین یبایعونک......(الفتح:11) جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اب غور کرو کہ یہ عظیم الشان مقام کسی اور کو ملا ہے؟ ہر گز نہیں۔

(خطبات نور ص 365)

پھر میں دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص مہدی مجدد کرشنا مصلح ہوگا۔ کچھ ہی اسے کہہ لو انگریزی الفاظ میں ریفارمر کہہ لو کچھ ہی ہو یہ ایک خوبی ہے۔ مگر یہ خوبی کسی کو قیامت تک نہیں مل سکتی جب تک وہ آنحضرتؐ کا خادم اور غلام نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام روحانی فیوض کے حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے آنحضرت ﷺ اور یہ آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

آنحضرت ﷺ تمام خوبیوں کے جامع ہیں اور اسی لئے آپ کا نام محمدؐ ہے ساری خوبیاں تو اس نام میں جمع ہیں۔ وہی رسول ہوسکتا ہے جو محمدؐ ہو۔ اب آپ کے بعد کون رسول ہوسکتا ہے؟ پس محمدؐ کا لفظ بھی خود ختم نبوت کی دلیل ہے۔

(خطابات نور ص 370)

ظلمت بہت بری چیز ہے کفر کی ظلمت ہو رسم کی ہو۔ عادت و جہالت کی ہو بے جا محبت اور غضب کی ہو غرض کسی قسم کی ظلمت ہو بڑے دکھ کا موجب ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ ہر قسم کی ظلمت سے نجات دیتے ہیں۔ (خطابات نور ص 373)

نبی کریم ﷺ کے پاس لوگ آتے تو آپؐ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں اور اس طرح پر ان کو اسلام سے ایمان کا رتبہ ملتا اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نور میں آجاتے پہلی ظلمت تو کفار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر حضور نبویؐ میں آتے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 432)

آنحضرت ﷺ نے کلمہ شہادت کی تکمیل کردی

کلمہ شہادت کے پہلے حصہ کے اظہار اور تعلیم کے لئے سلسلہ کائنات میں انبیاء و رسل آتے رہے اور ان کے بعد ان کے خلفاء و جانشین ہوتے رہے اور وہ یہی ہدایت اور تعلیم دیتے رہے۔ لا الٰہ الا اللہ ان سب کی ایک ہی غرض رہی اور ہمیشہ یہی غرض رہی کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں اور سمجھیں اور یقین کریں۔ ایسا ہی ہوتا رہا اور ہوتا آیا مگر ایک زمانہ گزرنے کے بعد ان ہادیوں کو جو یہ تعلیم لے کر آئے تھے ان کے ماننے والوں نے غلطی سے ہادیوں کو معبود بنالیا اور اس طرح پر وہ غرض جو ان کی تعلیم اور بعثت کی تھی فوت ہوگئی اور لا الٰہ الا اللہ کی بجائے شرک پھیل گیا۔ اس غلطی اور مصیبت سے نجات دینے کے لئے اور توحید الٰہیہ کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بھیجا اور آپ نے اس غلطی کو جو مختلف ہادیوں کو معبود بنانے کے متعلق دنیا نے کھائی اس طرح پر ہمیشہ کے لئے دور کردیا کیونکہ کلمہ شہادت کا دوسرا جزو اشھد ان محمد عبدہ ورسولہ قائم کردیا۔ پس یہ آنحضرت ﷺ کی خاص فضیلت ہے کہ آپ نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تکمیل کردی اور وہی اس کے مستحق تھے۔

تمام قرآن کریم کو غور سے دیکھو گے تو اصل منشاء لا الٰہ الا اللہ ہی کا قائم کرنا ہے اور تمام سلسلہ نبوت ورسالت اسی مقصد کے لئے قائم ہوا۔

(خطابات نور ص275)

قوت قدسی اور افاضۂ برکات میں سب نبیوں سے افضل

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ایک رسول کو عربوں میں مبعوث کیا جیسا کہ فرمایا ھوالذی بعث ...... یہ رسول صرف عربوں ہی کے لئے نہ تھا باوصفیکہ عربوں میں مبعوث ہوا بلکہ اس کی دعوت عام اور کل دنیا کے لئے تھی جیسا کہ اس نے دنیا کو مخاطب کرکے سنایا۔ یآیھا الناس انی رسول اللّٰہ ......(الاعراف:159) اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں اور پھر ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنٰک...... (الانبیاء: 108) یعنی ہم نے تم کو تمام عالموں پر رحمت کے لئے بھیجا ہے اسی لئے وہ شہر جہاں سرور عالم فخر بنی آدم ﷺ نے ظہور پایا وہ ام القریٰ ٹھہرا اور وہ کتاب مبین جس کی شان ہے لاریب فیہ (البقرہ:3) وہ ام الکتب کہلائی اور وہ لسان جس میں ام الکتب اتری وہ ام الالسنہ ٹھہری۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو آدم زاد پر ہوا اور بالخصوص عربوں پر اس رسول نے آکر کیا؟ یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ ...... پہلا کام یہ کیا کہ ان پر خدا کی آیات پڑھ دیں پھر نرے پڑھ دینے سے تو کچھ نہیں ہوسکتا اس لئے دوسرا کام یہ کیا یزکیھم ان کو پاک صاف کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی کس قدر عظیم الشان اور بلند مرتبہ ہے دوسرے کسی نبی کی بابت یہ نہیں کہ یزکیھم رسول اللہ ﷺ کی ذاتی قوت قدسی اور قوت تاثیر کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپ نے عربوں اور دوسری قوموں پر کیا اثر ڈالا۔ عرب کی تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے آکر اس کی کایا پلٹ دی ان کے اخلاق، عادات اور ایمان میں ایسی تبدیلی کی جو دنیا کے کسی مصلح اور ریفارمر کی قوم میں نظر نہیں آتی۔ جو شخص اس ایک ہی امر پر غور کرے گا تو اسے بغیر کسی چون و چراں کے ماننا پڑے گا کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ اپنی قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضۂ برکات میں سب نبیوں سے بڑھ کر اور افضل ہیں اور یہی ایک بات ہے جو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی ضرورت دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کے مقابلہ میں بدیہی الثبوت ہے۔ (خطابات نور ص153,152)

آنحضرت ﷺ رحمت مجسم

یہ بات کہ ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مخلوق کے لئے رحمت کرکے بھیجا ہے نرا دعویٰ ہی دعویٰ نہیں۔ تاریخ بتلاتی ہے اور تجربہ صحیحہ گواہی دیتا ہے کہ جس قوم نے صدق دل سے روح اور راستی سے اس پاک نمونہ کی پیروی کی وہ قوم کیا سے کیا ہوگئی۔ وہ بدنام اور ذلیل قوم جس میں کسی قسم کی خوبی نہیں تھی، وہ جنگجو، وحشی بدوی لوگ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کی اطاعت کرنے سے آخر اس ارض مقدس کے وارث ہوئے جس کے لئے بنی اسرائیل کی برگزیدہ قوم جنگلوں اور بیابانوں میں تڑپتی اور بھٹکتی رہی تھی۔ (خطابات نور ص41)

جب جب جس جس قدر کوئی اللہ تعالیٰ کا متبع ہوتا جاتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ اس کے متبع بنا دیتا ہے۔ ھل جزآء الاحسان...... (الرحمٰن:61)

ہمارے نبی کریم ﷺ جو ایک ممتاز انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کا نمونہ تھے اس لئے آپ کو جو جماعت ملی وہ آپ کی اطاعت میں محو اور از خود رفتہ تھی اور ایک ممتاز مخلوق تھی۔

(خطابات نور ص144)

بت پرستی کو دور کرکے توحید کو قائم کیا

انبیاء علیہم السلام اور جس قدر رسول آئے فرداً فرداً قوموں کی اصلاح کے لئے آئے۔ ان کا جامع اور راستبازوں کی تمام پاک تعلیموں کا مجموعہ قرآن کریم ہے جو جامع اور مہیمن کتاب ہے۔ فیھا کتب قیمۃ (البینۃ:4) فرمایا:

پھر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے لئے ایک مشکل یہ پیش آتی تھی کہ ان میں کوئی خلیفہ اور کوئی یاد دلانے والا نائب نہ ہوتا تھا۔ اس لئے لوگ بے خبر ہو جاتے تھے اور قوم پھر سو جاتی تھی۔ مگر مولا کریم نے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا دامن چونکہ الیٰ یوم القیامۃ وسیع کردیا ہے اور آپ کا ہی دعویٰ انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا (الاعراف:159) کا ہے اور ایسی مضبوط کتاب آپ کو عطا فرمائی، ممکن تھا کہ لوگ بے خبر رہتے، اس کی حفاظت کا انتظام بھی خود ہی مولا کریم نے فرمادیا۔ جیسے ظاہری حفاظت کے لئے قراء اور حفاظ ہیں، ایسے ہی باطنی تعلیم کے لئے ایک سامان مہیا فرمایا......توحید کا پاک چشمہ مکدر ہو چکا تھا اور قریباً توحید پرستی کا نام ونشان مٹ گیا تھا۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ نے پھر اس پاک چشمہ اور مبارک سلسلہ توحید کو قائم کیا اور پھر اس کی تکمیل کی۔ ہر ایک قسم کی گندی اور ناپاک بت پرستی کو دور کردیا۔

(خطبات نور ص7)

حقیقی مصلح

اس وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور یہ اس وقت کی موجودہ حالت ہی صاف طور پر بتا رہی تھی کہ ایک مزکی کی ضرورت ہے اور پھر آپ نے جو اصلاح کی اس نے مہر کردی کہ لاریب آپ حقیقی مصلح تھے۔ عربوں کی اس حالت کو ایسا تبدیل کیا کہ ایسی حیرت انگیز تبدیلی کی نظیر دنیا کی تاریخ میں پائی نہیں جاتی۔

قرآن شریف کی روشنی کے آتے ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد میں جو تاریکی اور تیرگی چھائی ہوئی تھی یکدم اڑگئی۔ دنیا میں نابود قوم بود ہوگئی۔ وہ دنیا کی فاتح، امام، مقتدر فخر ٹھہری۔ وہ قوم جو ہزار در ہزار مرض میں مبتلا تھی اس نے جس نسخہ کے ذریعہ شفا حاصل کی وہ نسخہ قرآن کریم ہی کا نسخہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا نام نور، رحمت، شفا اور فضل ہے۔ اس نسخہ کو اپنا معمول بنا کر صحابہ کے سامنے کوئی سمندر یا پہاڑ روک نہ ہوا لیکن جوں جوں قرآن شریف ہی کی اتباع کی برکت سے کامیابی اور فتوحات کے دروازے کھلتے گئے۔ (خطابات نور ص41)

انبیاء سے فیض

جو لوگ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور پاک لائف کو پڑھتے ہیں جو قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی طرز زندگی پر نظر کرنے سے ملتی ہے۔ کیونکہ آپ مجموعی طور پر کل نبیوں کی صفات اور کمالات کو لے کر آئے تھے اور جہاں ایک طرف آپ نوع انسان کے اکمل افراد میں سب سے اعلیٰ تھے اور سب کی خوبیوں اور کمالات کے جامع تھے وہاں کل دنیا کی اصلاح اور ہمیشہ تک کے لئے مصلح اور ریفارمر ہو کر آئے تھے۔ اس واسطے جس قدر نبی دنیا میں گزرے ہیں یا جس قدر خوبیاں اور کمالات انسان میں انتہائی درجہ تک ہوسکتے ہیں وہ سب آپ میں موجود تھیں۔ (خطابات نور ص57)

آنحضرت ﷺ......کامل انسان اللہ تعالیٰ کا سچا پرستار بندہ تھا اور ہماری اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا۔ ان کے سوا الٰہی رضا ہم معلوم نہیں کرسکتے اور اسی لئے فرمایا قل ان کنتم تحبون اللّٰہ ......جس طرح پر اس نے اپنے غیب اور اپنی رضا کی راہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ظاہر کی ہیں اسی طرح پر اب بھی اس کی غلامی میں وہ ان تمام امور کو ظاہر فرماتا ہے۔ اگر کوئی انسان اس وقت ہمارے درمیان آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، داؤد، محمد، احمد ہے تو محمد ﷺ ہی کے ذریعہ سے ہے اور آپؐ ہی کی چادر کے نیچے ہو کر ہے۔ کوئی راہ اگر اس وقت کھلتی ہے اور کھلی ہے تو وہ آپؐ میں ہو کر ورنہ یقیناً یقیناً سب راہیں بند ہیں۔ کوئی شخص براہ راست اللہ تعالیٰ سے فیضان حاصل نہیں کرسکتا۔ (حقائق الفرقان جلد اول ص463)

اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا اتباع نبی ﷺ پر منحصر

اس کتاب قرآن کریم کا ایک نمونہ دنیا میں آیا۔ اس کا نام محمد رسول اللہ ﷺ تھا۔ اس نے قرآن کریم پر عمل کرکے دکھادیا کہ اس پر عمل کرنا انسان کی طاقت سے باہر نہیں۔ پھر آپ ہی عمل نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی عمل کرا کر دکھادیا حضرت عبداللہ بن مسعود کا مسجد کے قریب سے گزر ہوا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے لوگوں کو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے گلی میں اس آواز کو سنا وہیں بیٹھ گئے کسی نے پوچھا یہ کیا کیا؟ آپ نے کہا شاید مسجد میں جانے تک جان نکل جائے اور حکم کی تعمیل رہ جائے۔ کیا فرمانبرداری تھی۔ پھر اس فرمانبرداری کے ساتھ ایک دعویٰ بھی ہے ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (آل عمران:32) اگر تم اللہ تعالیٰ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو تم میرے تابع ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم سے پیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن کر انسان کو ذلت و رسوائی اور ناکامی نہیں ہوسکتی اور آدمی ذلیل ترین کبھی نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا اتباع نبی کریم پر منحصر ہے اور وہ اتباع انسان کرسکتا ہے۔ اس اتباع کے لئے صحابہ کرام کا نمونہ موجود ہے اور تم سب کرسکتے ہو۔ **میں نے بارہا قرآن کریم اس غرض سے پڑھا ہے کہ اس میں کوئی ایسا بھی حکم ہے جس پر ہم عمل نہیں کرسکتے۔ مگر میں نے کوئی قرآنی حکم ایسا نہیں دیکھا جس پر عمل کرنا دشوار ہو۔** قرآن کریم کے خلاف عمل کرنے میں روپیہ بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی فرمانبرداری میں روپیہ بھی زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ امریکہ جانے کا خرچ، پیرس، جرمن، لندن جانے کا خرچ اور اس کے مقابلہ میں مکہ جانے کا خرچ دیکھو۔ نماز کے خرچ اور استرے کے خرچ کا مقابلہ کرو۔ روزے اور شراب کے خرچ کا مقابلہ کرو پتا لگ جائے گا۔ محمد ﷺ کی اتباع میں انسان جناب الٰہی کا محبوب بن سکتا ہے۔ مجھ کو آج تک کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی کہ جناب الٰہی یا نبی کریم ﷺ کی فرمانبرداری میں تکلیف ہو۔

(خطابات نور ص543)

مکرم میاں اعجاز احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ بیلجیئم کا 22واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بیلجیئم کو 8، 9، 10 اگست کو اپنا 22واں جلسہ سالانہ بمقام Deurne انٹورپن ریجن میں منعقد کرنے کی توفیق ملی جو کہ بیلجیئم کے مرکزی مشن ہاؤس برسلز سے 45 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

7 اگست کو مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ کی تزئین کے لئے وقار عمل کے ذریعہ محنت سے کام کیا گیا اور سٹیج کو پھولوں اور پردوں کے ذریعہ جبکہ باقی جلسہ گاہ کو بینرز کے ذریعہ مزین کر دیا گیا۔ جلسہ سالانہ کا آغاز اللہ کے فضل سے مورخہ 8 اگست بروز جمعہ رجسٹریشن سے ہوا۔ مرکزی مہمان خصوصی مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

پرچم کشائی وافتتاحی سیشن

قریباً چار بجے لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی، مہمان خصوصی مکرم طاہر ندیم صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ نیشنل امیر مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے لوائے بیلجیئم لہرایا۔ پہلے اجلاس کی صدارت نیشنل امیر بیلجیئم مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے علاوہ پہلے اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم منور احمد بھٹی صاحب صدر انصار اللہ بیلجیئم نے ''زندہ خدا کے زندہ ثبوت'' کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب مربی سلسلہ بیلجیئم نے ''صحابہ رسولؐ کا ذوق عبادت'' کے موضوع پر کی۔ کھانے کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

عرب نومبائعین کے ساتھ میٹنگ

پہلے روز نماز مغرب وعشاء کے بعد ایک خصوصی میٹنگ عرب مہمانوں کے ساتھ ہوئی جس میں ہمارے نومبائعین اور دیگر مہمانوں نے شمولیت کی۔ یہ میٹنگ مکرم طاہر ندیم صاحب کی زیر صدارت ہوئی۔ آپ کے ہمراہ نیشنل امیر بیلجیئم مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب اور مربی انچارج مکرم حافظ احسان سکندر صاحب بھی پینل میں شامل تھے۔

دوسرا روز

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ پھر ناشتہ دیا گیا۔ آج پہلے اجلاس کی صدارت مکرم شیخ عطاء ربی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم منیر احمد بھٹی صاحب نے ''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم این۔ اے شمیم صاحب نے ''علم وعرفان میں ترقی، ایک احمدی کا فرض'' کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم حسیب احمد صاحب مربی سلسلہ نے ''خلیفہ کی اہمیت ومقام اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر کی۔ کھانے کے وقفہ کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

آج دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم سید حامد محمود شاہ صاحب سابق نیشنل امیر بیلجیئم نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم انور حسین صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے ''دعوت الی اللہ ایک احمدی کی زندگی میں'' کے موضوع پر تقریر کی۔

مجلس سوال وجواب

مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کے ساتھ احباب جماعت کی ایک مجلس سوال وجواب بھی آج منعقد ہوئی جو تمام حاضرین جلسہ کے لئے بہت فائدہ مند رہی۔

دعوت الی اللہ کی میٹنگ

اس کے علاوہ ایک دعوت الی اللہ میٹنگ ہوئی جو فلیمش، فرنچ، انگلش اور عربی زبان میں ہوئی۔ اس میں 85 مہمان شامل ہوئے۔ یہ میٹنگ مکرم طاہر ندیم صاحب کی زیر صدارت ہوئی۔ آپ کے ہمراہ نیشنل امیر بیلجیئم مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب اور مشنری انچارج مکرم حافظ احسان سکندر صاحب اور Adnan van den Broeck صاحب پینل میں شامل تھے۔ طعام اور نماز مغرب اور عشاء کے بعد جلسہ کا دوسرا دن خیریت سے اختتام کو پہنچا۔

تیسرا روز

جلسہ کے تیسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اس کے بعد نماز فجر اور درس ہوا۔ آج کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم عبدالحمید Van der Velden صاحب نائب امیر ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم عبدالناصر صاحب نے ''حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ'' کے موضوع پر فرنچ زبان میں کی۔ دوسری تقریر خاکسار میاں اعجاز احمد نے ''دین کی ترقی میں بیوت الذکر کا کردار'' کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مربی انچارج جماعت احمدیہ بیلجیئم نے ''نماز باجماعت کا قیام'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد طعام اور نمازوں کا وقفہ ہوا۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے فوراً بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم طاہر ندیم صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور منظوم کلام کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بیلجیئم نے ''امن عالم اور جماعت احمدیہ کی کوششیں'' کے موضوع پر ڈچ زبان میں تقریر کی۔

اختتامی اجلاس میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے خیالات اور تاثرات کا اظہار بھی کیا اور جماعت کی پُر امن تعلیم کی تعریف کی۔ آخر میں مہمان خصوصی نے اختتامی تقریر کی۔ جس کے بعد نیشنل امیر بیلجیئم مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے اختتامی کلمات کہے۔ جلسہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا جو مہمان خصوصی مکرم طاہر ندیم صاحب نے کروائی۔

شعبہ سمعی وبصری

جن مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کی گئیں اُن کا ترجمہ بیلجیئم میں بولی جانے والی دو بڑی زبانوں کے علاوہ یہاں کی لوکل زبان ''فلیمش'' میں بھی کروایا گیا۔ تراجم کے کام کے لئے ایک الگ ٹیم تیار کی گئی۔

ریکارڈنگ کے لئے ایم ٹی اے ہالینڈ کی ٹیم بھی اپنے انچارج مکرم حامد قریشی صاحب کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئی۔ جلسہ کے دوران آنے والے مہمانوں کو بروقت ٹرانسمیٹر مہیا کرنا، ترجمہ کی آواز ان تک پہنچانا، ترجمہ کرنے والے احباب تک ترجمہ کا تکنیکی سامان پہنچانا اور ان کی نگرانی کرنا ایک بہت بڑا کام انہوں نے احسن رنگ میں سرانجام دیا۔

جلسہ سالانہ کے دوران تینوں روز بک سٹال لگایا گیا اور ایک تصویری نمائش کا انتظام بھی کیا گیا جس میں مہمانوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

حاضری

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بیلجیئم میں کُل 1 ہزار 342 افراد نے شمولیت کی اور کُل 8 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 اکتوبر 2014ء)

☆.........☆.........☆

صلوٰۃ قائمہ

سیدنا حضرت محمد عربی ﷺ جنہیں رب کائنات نے فرمایا: کہ اے محمد رسول اللہ ﷺ اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو کائنات کی کوئی چیز پیدا نہ کرتا جس کے لئے زمین وآسمان بنائے گئے اور کائنات کی ہر چیز پیدا کی گئی۔ آپؐ اپنے مولیٰ کی آواز پر لبیک کہنے میں مرتے دم تک مستعد رہے۔

جس امر کی دعوت دینے کا آپ کو جس طرح حکم ہوا اسی طرح آپ نے بلندیوں سے پکار پکار کر ببانگ بلند تمام جہان کو دعوت دی اور اس دعوت کے مطابق خود بھی اس خوبی سے عمل کیا ہے۔ کہ اس کی نظیر داعیان حق کی زندگیوں میں ملنی ناممکن ہے۔ آپؐ مرض الموت میں مبتلا تھے۔ چلنے کی طاقت نہ تھی۔ ذرا سا افاقہ آپؐ نے محسوس کیا، اور دو آدمیوں (حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ) کے کندھوں پر سہارا لئے پاؤں گھسیٹتے ہوئے مسجد میں پہنچے اور نماز فریضہ باجماعت ادا کی۔

یہ وہ دعوت تامہ اور صلوٰۃ قائمہ ہے جس کا پاک نمونہ ہم اپنے آقائے نامدار ﷺ کی زندگی میں پاتے ہیں اور جس وقت اہل حق اس پر کاربند تھے۔ انہوں نے ایک دنیا کی کایا پلٹ دی اب بھی ان کی کامیابی کا راز دو چیزیں ہیں۔ دعوت الی اللہ کماحقہ اور پابندی نماز کماحقہ دونوں باتیں دین حق اور مومنوں کی جان ہیں۔

مرض الموت میں شدت بیماری میں رسول کریم ﷺ کا نماز باجماعت ادائیگی کے لئے مسجد میں آنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

جب رسول ﷺ اس بیماری میں مبتلا ہوئے، جس میں آپؐ فوت ہو گئے تھے۔ نماز کا وقت ہوا اور اذان دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں.......... تب حضرت ابوبکرؓ نکلے اور نماز پڑھائی۔ نبی ﷺ نے اپنے آپ میں کچھ تخفیف محسوس کی تو آپ دو آدمیوں (یعنی حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ) کے ساتھ سہارا لئے ہوئے نکلے۔ (مجھے یہ ایسا ہی یاد ہے) گویا کہ میں ابھی دیکھ رہی ہوں۔ کہ آپ کے پاؤں بوجہ بیماری کی تکلیف کے (زمین پر لکیریں) ڈالتے ہوئے جا رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی کریم ﷺ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر ہی رہیں۔ پھر آپؐ کو لایا گیا۔ آخر آپؐ ابوبکرؓ کے پہلو (بائیں طرف) میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی نماز کی اقتداء میں پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان یشھدالجماعۃ)

مشہور مسلمان جغرافیہ دان

خوارزمی

ان کا نام عبداللہ بن محمد بن موسیٰ خوارزمی تھا۔ آپ مشہور علم دوست اور علم پرور خلیفہ مامون کی سرپرستی میں ان کے قائم کردہ ادارے "دارالحکومت" میں علمی خدمات سرانجام دیتے تھے۔ ان کی شہرت کی اہم وجہ ان کی مشہور زمانہ ریاضی کی کتاب "المختصر فی حساب الجبر والمقابلہ" ہے۔ ان کی علم جغرافیہ کے لئے انجام دیئے جانے والی خدمات کی ایک طویل فہرست ہے۔ اس میں سے ایک کارنامہ صورۃ الارض نامی کتاب کی تصنیف بھی ہے جس میں انہوں نے مختلف قدرتی اور آدم ساز (انسانوں کے بنائے ہوئے) خطے مثلاً پہاڑوں سمندروں، جزیروں، دریاؤں، نہروں اور شہروں کو ان کے ناموں کی ترتیب کے اعتبار سے ارضیاتی نقشہ جات میں وقت اور تصحیح کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ بعض مغربی مصنفین نے ان کی کتاب پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے۔ "پوری مغربی تہذیب اس کتاب کے مقابلے میں کوئی ایک تصنیف پیش نہیں کرسکتی کہ جس پر وہ فخر کرسکے۔ بلاشبہ اس کتاب نے علم الجغرافیہ پر بڑا گہرا اثر ڈالا ہے۔"

یعقوبی

ان کا نام احمد بن جعفر بن وہب یعقوبی اور کنیت ابوالعباس تھی۔ ان کی پیدائش بغداد میں ہوئی اور 298ھ میں وفات پائی۔ ان کو شہروں کے احوال ان کو ملانے والے راستوں اور ان کے درمیان مسافتوں کی پیمائش سے واقفیت حاصل کرنے کا جنون تھا۔ ان کی کتاب "البلدان" کے مخطوطے کا شمار ہمارے زمانے میں پائے جانے والے اہم ترین جغرافیائی مخطوطات میں سے ہوتا ہے۔ ان کا انداز تحریر آسان، سہل اور سلیس تھا۔ انہوں نے زمین کو جہات اربعہ یعنی مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کا اعتبار کرتے ہوئے چار اقسام میں تقسیم کیا۔ براعظموں کو سلطنتوں اور ملکوں میں تقسیم کرنے کے اعتبار سے یعقوبی کو علم جغرافیہ کا مجدد سمجھا جاتا ہے۔

ہمدانی

ان کا نام حسن بن احمد بن یعقوب ہمدانی تھا اور کنیت ابومحمد تھی یہ یمنی تھے۔ یمن میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ یمن کے شہر صنعاء میں 280ھ میں ولادت اور 334ھ میں وفات پائی۔ جغرافیہ اور فلکیات سے بڑی اعلیٰ درجے کی واقفیت تھی۔

کتاب صفۃ جزیرۃ العرب اپنی نوعیت کی انوکھی کتاب شمار ہوتی ہے۔ ہمدانی نے اپنی اس کتاب کی ابتدائی بطور تمہید ریاضیاتی جغرافیہ سے کی اور طول البلد کے خطوط اور عرض البلد کے دائروں کے تعین کے مختلف طریقوں کو تفصیل سے بیان کیا اور "بطلیموس" کی پیروی کرتے ہوئے زمین کو سات براعظموں میں تقسیم کیا۔

البیرونی

ان کا نام محمد ابن احمد البیرونی تھا۔ یہ بیرون میں 362ھ میں پیدا ہوئے۔ علم المثلث ریاضی، جغرافیہ نجوم، کیمیا اور کئی علوم میں مہارت حاصل کی۔ اور بالآخر ان میں امامت کے درجہ کو پہنچے۔ انہوں نے اپنی تصنیفات میں خصوصی طور پر اس نکتے پر زور دیا ہے کہ خط استوا کے جنوب میں واقع علاقوں میں اس وقت سردی کا موسم ہوگا جب ہمارے ہاں یعنی خط استوا کے شمال میں واقع علاقوں میں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔ بعد میں یہی نکتہ اس نظریہ کی بنیاد بنا کہ کرہ ارض کے چار مختلف موسم اس کے قطبی محور پر جھکاؤ کے ساتھ گھومنے کا شاخسانہ ہیں۔ البیرونی کی اہم تصنیف "تحدید نہایۃ الاماکن" ہے جو اپنے موضوع پر سند سمجھی جاتی ہے۔

البکری

ان کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعبید تھی، اندلس کے شہر قرطبہ میں 432ھ میں ولادت اور 487ھ میں وفات ہوئی۔ ان کی علم جغرافیہ میں دو مشہور اور اہم تصنیفات ہیں۔ ایک کا نام "المسالک والممالک" ہے۔ اس کتاب سے بعد کے جغرافیہ دانوں کی ایک بڑی تعداد جیسے یاقوت اور دمشقی وغیرہ نے کافی استفادہ کیا۔ دوسری تصنیف میں انہوں نے شہروں کی معجم حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی۔

ادریسی

ان کا نام محمد بن عبداللہ بن ادریس تھا، سبتہ کے شہر میں 463ھ کو ولادت اور 560ھ کو انتقال ہوا۔ "سبتہ" جبل الطارق کے کنارے واقع مراکش کے مشہور ساحلی شہر "طنجہ" کے قریب واقع ہے۔ ادریسی نے سب سے پہلے زمین کا نقشہ بنا کر اسے چاندی کی ایک پلیٹ جس کا وزن تقریباً 112 درہم تھا پر کندہ کروایا۔ اس نقشے میں انہوں نے کرۂ ارض کو سات براعظموں میں عرض البلد کے دائروں کی صورت میں تقسیم کیا تھا علم جغرافیہ میں ان کے تین کارنامے نہایت اہم سمجھے جاتے ہیں۔

1۔ کاغذ پر زمین کا ابتدائی نقشہ

2۔ زمین کا چاندی کی پلیٹ پر اپنی نوعیت کا انوکھا نقشہ

3۔ ان کی کتاب "المشتاق" جس میں دنیا بھر کے ملکوں اور شہروں کے احوال درج تھے۔

یاقوت حموی

یاقوت ایک غلام تھے۔ انہیں ایک حموی تاجر نے خریدا تھا۔ ان کی ولادت 575ھ اور وفات 627ھ میں ہوئی۔ انہوں نے جغرافیہ کے عنوان پر ایک معجم ترتیب دی جس کے مقدمے میں دیگر فنون کے علاوہ فن جغرافیہ پر خصوصی گفتگو کی۔ مقدمے کے بعد انہوں نے جغرافیے کے مختلف 5 ابواب قائم کئے اور ان میں مندرجہ ذیل باتوں پر سیر حاصل گفتگو کی۔

1۔ جغرافیائی نظریات۔

2۔ کرہ ارض کی سات براعظموں میں تقسیم۔

3۔ طول البلد اور عرض البلد کے خطوط اور فلکیاتی جغرافیہ کی بعض اصلاحات

4۔ جن علاقوں میں مسلمانوں نے فتوحات کی تھیں ان کے حالات اور ان میں وقوع پذیر ممالک کی طبعی وسیاسی تقسیم۔

ابن ماجد

ان کا نام احمد بن ماجد سعدی نجدی اور لقب شہاب الدین تھا۔ خلیج عمان کے مغربی ساحلی علاقے میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ان کے والد اور دادا کا نام بہترین سمندری جہاز رانوں میں ہوتا تھا جو بحری جغرافیہ کے علوم سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔ ابن ماجد نے اپنے باپ دادا کے علمی ورثے سے خوب استفادہ کیا اور اپنے تجربات کی روشنی میں اس فن پر تصنیفات کا ڈھیر لگا دیا۔ ان کی اہم نثری تصنیف کتاب الفوائد فی اصول علم البحر والقواعد ہے۔ ان کے شعری مجموعے میں سب سے ضخیم کتاب حادیہ الاختصار فی اصول علم البحار ہے جس میں تقریباً ایک ہزار اشعار فصلوں کی صورت میں ہیں۔ وہ سمندری راستوں اور نقشوں کے موجد اور بانی تھے۔ جن سے بعد میں آنے والے مغربی جہاز رانوں نے اپنی تحقیق اور انکشافات میں خوب کام کیا۔

ابن بطوطہ

1304ء میں پیدا ہونے والے معروف سیاح، مورخ اور جغرافیہ دان ابوعبداللہ محمد ابن بطوطہ کا انتقال 1378ء میں ہوا۔ یہ مراکش کے شہر طنجہ میں پیدا ہوئے۔ جزائر شرق الہند اور چین کی سیاحت کی۔ عرب، ایران، شام، فلسطین، افغانستان اور ہندوستان بھی گئے۔ وہ محمد تغلق کے عہد میں ہندوستان آئے تھے۔ یہیں سے ایک سفارتی مشن پر چین جانے کا حکم ملا۔ 28 سال کی مدت میں انہوں نے 75 ہزار میل کا سفر کیا۔ آخر میں فارس کے بادشاہ ابوحنان کے دربار میں آئے۔ اور اس کے کہنے پر اپنے سفرنامے کو کتابی شکل دی۔ اس کتاب کا نام عجائب الاسفار فی غرائب الدیار ہے۔ یہ کتاب مختلف ممالک کے تاریخی و جغرافیائی حالات کا مجموعہ ہے۔

ابن رشد

جغرافیہ دان، فلسفی، ریاضی دان، ماہر علم فلکیات اور ماہر فن طب ابن رشد قرطبہ میں 1126ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا پورا نام ابوالولید محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی ہے۔ ابن طفیل اور ابن اظہر جیسے مشہور عالموں سے دینیات، فلسفہ، قانون، علم الحساب اور علم فلکیات کی تعلیم حاصل کی۔ یوں تو ابن رشد نے قانون، منطق، قواعد زبان عربی، علم فلکیات، جغرافیہ اور طب پر متعدد کتب لکھی ہیں۔ مگر ان کی وہ تصانیف زیادہ مقبول ہوئی ہیں جو ارسطو کی مابعد الطبیعات کی وضاحت اور تشریح کے سلسلے میں ہیں۔ ابن رشد 1198ء کو مراکش میں انتقال کر گئے۔ جمال الدین العلوی نے ابن رشد کی 108 تصانیف شمار کی ہیں جن میں سے ہم تک عربی متن میں 58 تصانیف پہنچی ہیں۔

ابن سینا

ان کا مکمل نام علی الحسین بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن سینا (980 تا 1037 عیسوی) ہے جو کہ دنیائے اسلام کے ممتاز طبیب اور فلسفی ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے جغرافیہ کے میدان میں بھی کافی کام کیا۔ "الشیخ الرئیس" ان کا لقب ہے۔ ان کا حافظہ بہت تیز تھا۔ اکیس سال کی عمر میں پہلی کتاب لکھی۔ ایک روایت کے مطابق بوعلی سینا نے اکیس بڑی اور چوبیس چھوٹی کتابیں لکھی تھیں۔ جغرافیہ میں انہوں نے پہاڑوں کا بننا، موسموں کا اتار چڑھاؤ اور زمین میں آنے والے تبدیلیوں پر کافی تحقیق کی۔

ابن الہیثم

ان کا پورا نام، ابوعلی الحسن بن الہیثم ہے لیکن ابن الہیثم کے نام سے مشہور ہیں۔ ابن الہیثم (پیدائش: 965ء، وفات: 1039ء) عراق کے تاریخی شہر بصرہ میں پیدا ہوئے۔ وہ طبیعات، ریاضی، انجینئرنگ، جغرافیہ، فلکیات اور علم الادویات کے مایہ ناز محقق تھے۔ ان کی وجہ شہرت آنکھوں اور روشنی کے متعلق تحقیقات ہیں۔ ریاضی میں ان کے زمانے کا کوئی بھی سائنسدان ان کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا تھا، وہ ہمیشہ کام میں رہتے تھے، وہ نہ صرف کثیر التصنیف تھے بلکہ زاہد بھی تھے۔ سائنس کے مختلف شعبوں میں ان کی 237 تصانیف شمار کی گئی ہیں۔

المسعودی

مشہور مسلم مورخ، جغرافیہ دان اور سیاح المسعودی بغداد میں 896ء میں پیدا اور 956ء میں وفات پاگئے۔ اس عظیم سیاح نے اپنے شہر سے پہلا سفر ایران کا کیا اور پھر وہاں سے ہندوستان (موجودہ پاکستان) کے علاقوں کا سفر کیا۔ انہوں نے یہاں سندھ اور ملتان کی سیر کی اور پھر ہندوستان کے مغربی ساحلوں کے ساتھ ساتھ کوکن اور مالا بار کے علاقوں سے ہوتے ہوئے لنکا پہنچے۔ یہاں وہ ایک تجارتی قافلے کے ساتھ چین گئے۔ چین سے واپسی پر انہوں نے زنجبار کا رخ کیا اور مشرقی افریقہ کے ساحلوں کی سیر کرتے ہوئے مڈغاسکر تک پہنچے۔ یہاں سے جنوب عرب اور عمان ہوتے ہوئے اپنے شہر بغداد واپس پہنچے۔ اس عظیم سیاح و جغرافیہ دان نے 20 سے زائد کتابیں تصنیف کیں لیکن افسوس کہ ان کی صرف دو کتابیں اب باقی بچی ہیں جن کے نام عروج الذہب اور التنبیہ والاشراف ہیں۔ مسعودی کی کتابوں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے مطالعے سے چوتھی صدی ہجری کی زندگی آئینے کی طرح سامنے آجاتی ہے اور اس زمانے کی تہذیب وتمدن کا نقشہ کھنچ جاتا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 3 اگست 2014ء)

☆..........☆..........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم شفیق احمد صاحب معلم سلسلہ دھنی دیو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

تنزیل احمد ابن مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب اور زکی احمد ابن مکرم چوہدری عقیل احمد صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ تقریب آمین کے موقع پر محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ دونوں بچے مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب چک نمبر 332 ج۔ب دھنی دیو ضلع ٹوبہ کے پوتے ہیں۔ ان کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالقوی طارق صاحب کی تقریب شادی مورخہ 13 / اکتوبر 2014ء کو مکرمہ انیلہ بشارت صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ یوکے کے ہمراہ بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا کروائی۔ تقریب دعوت ولیمہ کا انعقاد مورخہ 25 اکتوبر کو ربوہ میں ہوا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد احسن بٹ صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم محمد عامر بٹ صاحب امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 19 نومبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام عنایہ عامر تجویز ہوا اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد افضل بٹ صاحب امریکہ کی پوتی اور مکرم بشارت احمد گجر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر والی، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ضرورت اساتذہ و کلرک

مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ دارالنصر وسطی ربوہ کو مندرجہ ذیل مضامین کیلئے خدمت کا جذبہ رکھنے والی خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ مذکورہ اہلیت رکھنے والی خواتین اپنی درخواستیں بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ / امیر جماعت معہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد سکول میں جمع کروا دیں۔ واقفات نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتی ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔

انگلش:۔ ایم۔ اے، **میتھ**:۔ ایم ایس سی **زوآلوجی، باٹنی، کیمسٹری**:۔ بی ایس سی (ایم ایس سی زوآلوجی/ ایم ایس سی باٹنی)

اسی طرح ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ ایسی خواتین جن کی تعلیم کم از کم ایف اے ہو اور وہ ان پیج میں مہارت رکھتی ہوں۔ دفتری امور اور اکاؤنٹس کا کام بہتر طریقے سے کرسکتی ہیں وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر صاحب تعلیم مصدقہ از صدر محلّہ / امیر جماعت معہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد سکول میں جمع کروا دیں۔

(پرنسپل مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

درخواست دعا

مکرم اسامہ داؤد صاحب ابن مکرم داؤد احمد خالد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ خالدہ بیگم صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم شمیم احمد نیر صاحب مربی سلسلہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم تصور احمد ڈوگر صاحب پیرو چک سیالکوٹ سے واپس گھر آ رہے تھے راستے میں ایک کار کے ساتھ ان کے موٹر سائیکل کی ٹکر ہوگئی جس سے ان کی دائیں ٹانگ اور دایاں بازو فریکچر ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بازیافتہ سائیکل

مکرم وقاص احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو گھڑ دوڑ گراؤنڈ سے ایک سائیکل ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر لے سکتے ہیں۔ 0304-0161648

نکاح و شادی

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم راشد محمود بھٹی صاحب ابن مکرم ہومیو ڈاکٹر مبشر احمد بھٹی صاحب بلال فری ہومیو ڈسپنسری گڑھی شاہو لاہور کی شادی مورخہ 6 دسمبر 2014ء کو مکرمہ زینت عرفان صاحبہ بنت مکرم مرزا عرفان احمد صاحب کے ساتھ گوجرانوالہ میں عمل میں آئی۔ خاکسار نے سیٹھی میرج ہال میں مبلغ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔ رخصتی کے موقع پر مکرم ڈاکٹر افضال احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز ولیمہ کا انتظام کپلز میرج ہال لاہور میں تھا۔ جہاں خاکسار نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم عبدالقادر بھٹی صاحب مرحوم سابق امیر گوجرانوالہ شہر کا پوتا اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم واقف زندگی کا نواسہ ہے۔ احباب سے رشتے کے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس
4۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ پلمبنگ (4 ماہ)
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن
4۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ (4 ماہ)

☆ تمام کورسز کا دورانیہ 4 اور 6 ماہ ہے۔

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-706460 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 3 جنوری 2015ء سے ہوگا۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے احباب ہنر سیکھ کر باہر جائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

☆..........☆..........☆

بینن میں لجنہ اماء اللہ کا نیشنل اجتماع

مکرمہ مریم احمد صاحبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ بینن کو مورخہ 26 تا 28 ستمبر 2014ء بیت مہدی Porto Novo میں نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جمعۃ المبارک 26 ستمبر کو شام چار بجے اجتماع کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد Cotonou مجلس کی ناصرات نے قصیدہ حضرت مسیح موعود ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ عہد لجنہ کے بعد نیشنل سیکرٹری جنرل لجنہ مکرمہ مادام مارکوس عصمت صاحبہ نے افتتاحی خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرمہ داؤدا ریحانہ صاحبہ نے عائلی زندگی کے متعلق تقریر کی۔ بعدازاں علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اور پھر نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی اور کھانا پیش کیا گیا۔

27 ستمبر کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد لوکل مشنری صاحب نے مال اور وقت کی قربانی کے متعلق درس دیا۔ ناشتہ کے بعد آج کے دن کے پہلے سیشن کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد مختلف علمی مقابلے ہوئے۔ نماز ظہر وعصر کے بعد کھانا پیش کیا گیا اس کے بعد مختلف ورزشی مقابلوں کا انعقاد ہوا۔ نماز مغرب اور عشاء اور کھانے کے بعد علمی مقابلے ہوئے۔

تیسرے اور آخری دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد میاں قمر احمد صاحب مربی سلسلہ نے تقویٰ کے متعلق درس دیا۔ ناشتہ کے بعد ناصرات کا تقریری مقابلہ ہوا جس کے موضوعات ''پردہ'' اور ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' تھے۔ اس اجتماع کا اختتامی خطاب امیر جماعت احمدیہ بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے کیا جس میں آپ نے مختلف واقعات کی روشنی میں تربیت اولاد پر زور دیا۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بینن نے انعامات تقسیم کئے۔ اجتماع میں تلاوت، نظم، حفظ قرآن، حسن قراءت، حفظ قصیدہ، تقریر، حفظ احادیث اور حفظ اسمائے حسنیٰ کے مقابلہ جات ہوئے۔ ہر ریجن کے شاملین کی پہچان کیلئے مخصوص رنگ کا سکارف اوڑھنا ضروری تھا اس کی پابندی کا بھی لجنہ نے خاص خیال رکھا۔ اس اجتماع کی کل حاضری پانچ سو سے زائد تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام لجنہ کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنے اور اسے احسن رنگ میں انجام دینے اور جو کچھ انہوں نے اس اجتماع سے سیکھا ہے اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق دے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 21 نومبر 2014ء)

☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

30 دسمبر 2014ء

12:00 am	سیرت حضرت مسیح موعود
12:30 am	صومالیہ سروس
1:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2009ء
2:05 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء
4:45 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2009ء
6:50 am	کڈز ٹائم
7:20 am	جلسہ سالانہ قادیان کی اختتامی تقریب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:05 pm	الف اردو
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	اوپن فورم
6:30 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:25 pm	عصر حاضر
9:30 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

31 دسمبر 2014ء

12:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء
2:30 am	آداب زندگی
3:00 am	عصر حاضر
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:30 am	الف اردو
8:00 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء
9:00 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء
1:10 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
2:15 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2014ء (سواحیلی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2009ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	دینی وفقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء

یکم جنوری 2015ء

12:30 am	فرنچ سروس
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:05 am	کڈز ٹائم
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	الترتیل
6:20 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء
7:20 am	دینی وفقہی مسائل
7:55 am	ایم ٹی اے ورائٹی
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء
1:05 pm	سیرت النبی ﷺ
1:35 pm	آداب زندگی
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	جاپانی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
6:00 pm	یسرنا القرآن
6:15 pm	آداب زندگی
6:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2009ء
8:05 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2014ء
9:10 pm	الف اردو
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا بیت Gillingham کا افتتاح اور خطاب یکم مارچ 2014ء

انار۔ زود ہضم پھل

انار ایک لذیذ اور بیج دار پھل ہے۔ یہ مفرح اور زود ہضم تاثیر رکھتا ہے۔ اس کا آبائی وطن ایران اور افغانستان ہے۔ قدیم ہندوستان کے طبیب اُسے ہلکی غذا اور دل کے لئے بہترین ٹانک قرار دیتے تھے۔ قدیم عرب حکماء نے اپنی تحریروں میں انار کو معدے کی سوزش اور دل کے درد میں اکسیر لکھا ہے۔ یہ جگر، دل، گردوں اور معدے پر خوشگوار اثر ڈال کر انہیں نئی قوت دیتا ہے۔ نظام ہضم کی خرابیوں میں انار بہت مؤثر ہے۔ انار کی طبی اہمیت کا بڑا سبب اس کی قابض تاثیر ہے جو خلیوں کو سکیڑتی ہے چنانچہ اسہال میں یہ اعلیٰ علاج بالغذا ہے۔ انار کے پیڑ کے تنے یا جڑوں کی چھال دونوں ہی پیٹ اور آنتوں کے کیڑے مارنے کے لئے معاون ہیں۔ مختلف بخاروں میں انار کے تازہ جوس میں تھوڑا سا زعفران ملا کر دینا بخار کی حدت اور پیاس کی شدت دور کرتا ہے۔ میٹھے یا کھٹے انار کے دانے پتھریوں کے علاج کے لئے بہت مفید ہیں۔

عباس شوز اینڈ کُھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کُھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ 0334-6202486

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔دسمبر

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	5:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 دسمبر 2014ء

6:30 am	لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ سے ملاقات
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	جلسہ سالانہ سپین 3۔اپریل 2010ء
2:15 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 فروری 2009ء

وردہ فیبرکس ڈیزائن 15-2014
کھدر ہی کھدر، لیلن کاٹن کھدر تمام ورائٹی پرسیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد 0302-7682815

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 6212515 47 0092
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10